

21119- جسم گدوانے اور ابرو کے بال اکھیڑنے اور دانت رگڑ کر باریک کرنے کی ممانعت کے دلائل

سوال

عورتوں کا ابرو کے بال اکھیڑنے کے متعلق اسلام میں کیا حکم ہے، اور اگر ممکن ہو سکے تو اس موضوع کے متعلق احادیث بھی ذکر کریں؟

پسندیدہ جواب

اول:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے عورت کے لیے ابرو کے بال اکھیڑنے اور کاٹنا یا زائل کرنا حرام کیا ہے، اور لغت میں اسے المنص کہا جاتا ہے جو کہ درج ذیل دلائل کی بنا پر حرام ہے:

1- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

{یہ تو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف عورتوں کو پکارتے ہیں، اور دراصل یہ صرف سرکش شیطان کو پوجتے ہیں}۔

{جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے، اور اس نے یہ کہہ رکھا ہے کہ میں تیرے بندوں میں سے مقرر شدہ حصہ لے کر ہونگا}۔

{اور انہیں سیدھی راہ سے برکات نہ ہونگا، اور باطل امیدیں دلاتا رہوں گا، اور انہیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیر دیں، اور ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ

دیں، سنو! جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائے گا وہ صریحاً نقصان میں ڈوبے گا}۔ النساء (117-119).

اس آیت میں شاہد یہ ہے کہ: شیطان مردود لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کا حکم دے گا، اور بعض مفسرین نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ اس سے مراد جسم گدوانا، اور ابرو باریک کرنا، اور دانت رگڑ کر ان میں فاصلہ کرنا ہے، جیسا کہ آگے بیان بھی ہوگا.

امام قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

ایک گروہ کا کہنا ہے: یہ جسم گدوانے اور اس کے قائم مقام جو خوبصورت بننے کی کوشش کرنے کے طرف اشارہ ہے، ابن مسعود اور حسن کا یہی قول ہے.

دیکھیں: تفسیر قرطبی (392/5).

2- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ جسم گودنے، اور جسم گدوانے، اور ابرو کے بال اکھیڑنے، اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو رگڑ کر ان میں فاصلہ کرنے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت کرے"

تو یہ قول بنو اسد کی ایک عورت ام یعتوبہ تک پہنچا تو وہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پاس آ کر کہنے لگی: آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے؟

تو وہ فرمانے لگے: مجھے کیا ہے کہ میں اس پر لعنت نہ کروں، جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے، اور جو کتاب اللہ میں بھی ہے؟

تو وہ عورت کہنے لگی: میں تو دو تختیوں کے درمیان سارا قرآن مجید پڑھا ہے، اور جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں مجھے تو وہ نہیں ملا۔

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تو نے واقعتاً پڑھا ہوتا تمہیں ضرور مل جاتا، کیا تو نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا:

﴿اور جو کچھ تمہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں، تم اسے لے لیا کرو، اور جس سے منع کریں اس سے رک جائیا کرو﴾۔ الحشر (7)؟

تو وہ عورت کہنے لگی: کیوں نہیں میں نے یہ فرمان پڑھا ہے، تو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

وہ کہنے لگی: میرے خیال میں تیرے گھر والیاں بھی یہ کام کرتی ہیں۔

تو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہنے لگے: جاؤ جا کر دیکھ لو، تو وہ عورت ان کے گھر گئی اور اسے اس طرح کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمانے لگے: اگر ایسا معاملہ ہوتا تو وہ ہمارے ساتھ رہ نہیں سکتی تھی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4604) صحیح مسلم حدیث نمبر (2125)۔

امام قرطبی رحمہ اللہ "الوشم" کا معنی کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اور وشم ہاتھوں میں ہوسکتا ہے، اور وہ یہ کہ عورت اپنی ہتھیلی کی پشت اور کلائی میں سوئی سے سوراخ کر کے اس میں سرمہ وغیرہ بھر دے تو وہ سبز ہو جائے، تو اس نے وشم کیا، اور یہ وشم ہے۔

اور المستوشم: وہ عورت جس کے یہ عمل کیا جائے، الہروی کا یہی قول ہے۔

دیکھیں: تفسیر القرطبی (392/5)۔

اور ابن حجر رحمہ اللہ "المنص" کے معنی میں کہتے ہیں:

"المنصات: منصتہ کی جمع ہے۔

اور ابن الجوزی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: منصتہ نون سے قبل میم یہ الٹ اور مقلوب ہے، اور المنصتہ وہ عورت ہے جو منص یعنی ابرو کے بال اکھیڑنا طلب کرے۔

اور الناصتہ: وہ عورت ہے جو بال اکھیڑے۔

اور الناص: موچنے وغیرہ سے پھرے کے بال اکھیڑنے کو کہا جاتا ہے، اور اسی لیے المنقاش یعنی موچنے کو مناص بھی کہا جاتا ہے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ: الناص ابرو کو باریک کرنے یا برابر کرنے کے لیے ابرو کے بال زائل کرنے کو الناص کہتے ہیں۔

سنن ابوداؤد میں ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: النامضة: وہ عورت ہے جو بروکے بال نوچے حتیٰ کہ وہ باریک ہو جائیں۔

دیکھیں: فتح الباری (10/377).

اور المتفجئات کے معنی میں کہتے ہیں:

المتفجئات: متفجیہ کی جمع ہے، اور یہ اس عورت کو کہا جاتا ہے جو دانتوں کے مابین فاصلہ کرواتے یا کرے۔

الفلج: فاء اور لام اور جیم کے ساتھ: اس کا معنی سامنے والے دو دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنا ہے۔

اور التفلیج: یہ دو ملے ہوئے دانتوں کے درمیان ریتی وغیرہ سے رگڑ کر فاصلہ کیا جائے، اور یہ عام طور پر سامنے والے دو یا چار دانتوں کے میں ہوتا ہے، اور عورت کے دانتوں میں یہ خوبصورت اور اچھا محسوس کیا جاتا ہے، ہوسکتا ہے یہ اس عورت نے خود کیا ہو جس کے دانت آپس میں ملے ہوئے تھے تاکہ وہ متفجیہ یعنی دانتوں میں فاصلہ والی بن جائے، اور بعض اوقات بڑی عمر کی عورت بھی ایسا کرتی ہے تاکہ کم عمر کی نظر آئے؛ کیونکہ غالباً چھوٹی عمر کی عورت کے دانتوں میں فاصلہ ہوتا ہے، اور بڑی ہو کر آپس میں مل جاتے ہیں "

دیکھیں: فتح الباری (10/372).

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور یہ سب امور کے فاعل پر احادیث میں لعنت کی گئی ہے، اور یہ کبار میں شامل ہوتے ہیں، اور جس معنی کی بنا پر اس سے منع کیا گیا ہے اس میں اختلاف ہے:

ایک قول یہ ہے کہ: یہ تبدیلی اور چھپاؤ کی بنا پر ہے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کی وجہ سے ہے، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے، اور صحیح بھی یہی ہے، جو کہ پہلے معنی کو بھی متضمن ہے۔

پھر ایک قول یہ بھی ہے کہ: یہ اس سے منع کیا گیا ہے جو باقی رہے؛ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی میں سے ہے، لیکن اگر باقی نہ رہے بلکہ ختم ہو جائے مثلاً سرمد یا عورتیں جس سے بناؤ سنگھار کرتی ہیں، تو علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

دیکھیں: تفسیر قرطبی (5/393).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (13744) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔